

باب ۱۴

# إملاً کے اصول



## باب ۱۴

### املاء کے اصول

کسی زبان کی عبارت یا لفظوں کا اس کی لکھائے کے طریقے پر درست لکھنا املاء کہلاتا ہے (۱)۔ ذیل میں مقتدرہ قومی زبان کی سفارشات کی روشنی میں املاء کے اصول بیان کیے جاتے ہیں:

#### الف مقصورہ

۱۔ عربی کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں "ی" لکھی جاتی ہے، اس "ی" پر چھوٹا الف "الف مقصورہ" آتا ہے، مگر پڑھتے وقت "ی" کی بجائے الف پڑھا جاتا ہے، انہیں اردو میں بھی عربی املاء کے مطابق لکھا جائے کیونکہ قرآن پڑھنے والے سب ہی لوگ اس سے مانوس ہیں، مثلاً:

الف۔ ادنیٰ، اعلیٰ، اولیٰ، بشریٰ، تحت الثریٰ، تعالیٰ، تقویٰ، حتیٰ، دعویٰ، سلویٰ، صغریٰ (نام)، طوبیٰ، عظمیٰ، غنمیٰ، میسیٰ، فتویٰ، کبویٰ، کسریٰ، لہمیٰ، یلیٰ، متحنیٰ، غنیٰ، مجتبیٰ، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مقفیٰ، موسیٰ، نصاریٰ، وسطیٰ، ہدیٰ، یتامیٰ اور یحییٰ وغیرہ۔

ب۔ بدر الدجی، خدیجہ الکبریٰ، شمس الہدیٰ، شمس الضحیٰ، کیف الوریٰ اور نور الہدیٰ وغیرہ۔

۲۔ عربی کے ان الفاظ کو اسی طرح لکھا جائے: زکوٰۃ، مقلوۃ، صلوة۔

۳۔ ان تمام صورتوں میں بھی الف عربی طریقے ہی سے لکھا جائے: الہ، الہی، الہیات، لہذا، ہذا۔

۴۔ بعض عربی الفاظ میں کسی حرف کے اوپر زبر لکھا جاتا ہے، اردو میں اس الف کو متعقہ حرف کے بعد مستقل حرف کی حیثیت سے لکھ دیا جاتا ہے، یہ دونوں طرح لکھنا جائز ہے جیسے:

الحق، اسحاق، اسمعیل، اسماعیل، رحمن، رحمان،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا، مولانا، یاسین، علیحدہ علاحدہ۔

### الف اور الف مقصورہ

عربی کے ان الفاظ کو اردو میں الف سے لکھا جاتا ہے۔ انہیں اسی طرح درست سمجھنا چاہیے: تقاضا، تماشا، سلیمان، صفرا (صغیر کی جمع)، کبرا (کبیر کی جمع)، لقمان، ماجرا، مبرا، مصفا، معرا، مقتدا، منقا، مولا اور بیولا وغیرہ۔

### الف لام اور عربی کے مرکبات

عربی کے ایسے مرکبات جن کے درمیان ”الف لام“ لکھا جاتا ہے، انہیں اردو میں ”الف لام“ کے ساتھ ہی لکھا جائے، مثلاً:

- ۱۔ اصل الاصول، امیر البحر، انا الحق، بالترتیب، بالفصل، بالفعل، بالکل، بین الاقوامی، حتی الامکان، حتی المقدور، حتی الوسع، شمس الہدیٰ، عبد الجبار، عبد الجلیل، عبد الغنی، عبد الغفار، عبد الغفور، عبد اللطیف، علی الحساب، علی الخصوص، علی العموم، فی البدیہ، فی الحال، فی الفور، فی الوقت، ما بہ الامتیاز اور نور الہدیٰ وغیرہ۔
- ۲۔ بدر الدجی، بین السطور، صدر الصدور، عبدالرزاق، عبدالرحمن، عبدالرحیم، عبدالستار، عبدالسلام، عبدالسیع، علی الترتیب، علی الرغم، علی الصباح، مافی الضمیر، مسیح الدین، مسیح الرحمن اور مسیح الزمان وغیرہ۔

### الف بجائے ہائے مخفی

- ۱۔ عربی اور فارسی کے ماسوا اردو میں مروج دیگر تمام زبانوں کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں ”الف“ کی آواز آتی ہے، اُن کے آخر میں ”الف“ ہی لکھا جائے، مثلاً:
- آرا، آریا، اڈا، اکھاڑا، باڑا، بسترا، بگوا، بلبل، بُندا، بھانجا، بھروسا، بھوسا، بھیا، بار، پانس، پیتا، پتا، پٹاخا، پٹکا، پُرسا، پلندا، تارا، تولیا، تھانا، ٹڈا، ٹھیکا، جوشیلا، جھروکا، چاولا، چورہا، چونا، چھیلا، چھلا، دلیا، دوپٹا، دورخا، ڈاکا، ڈاکیا، ڈبا، ڈبیا، ڈراما، راجا، رکشا، سمجھوتا، شلوکا، فرما (فن طباعت سے تعلق)، کا کا، کبوڈیا، گھونسل، میلا اور ٹھیلا وغیرہ۔

۲۔ عربی اور فارسی کے ایسے الفاظ جنہیں اُردو میں بہ تصرف استعمال کیا جاتا ہے، انہیں دونوں طرح لکھا جاسکتا ہے۔ جیسے:

چغہ چغا، خاکہ خاک، صافہ صافا، صوفیاء صوفیا،  
طلباء طلبا، نصیبہ نصیب، تشیلہ تشیلا، نقشہ نقشا

۳۔ شق نمبر ۱ کے تحت آنے والے ایسے الفاظ جن کے آخر میں ”الف“ لکھنے سے معنی کا التباس ہو سکتا ہے، اُن کے آخر میں ”ہائے مخفی“ لکھی جائے، مثلاً:

آئہ (ایک سکہ) آنا (مصدر)، بدلہ (انتقام) بدلا (بدلنا مصدر سے)  
پتہ (شناخت) پتا (نباتات)، پیسہ (ایک سکہ) پیسا (مصدر)۔

تولہ (وزن) تولا (تولنا مصدر سے)، خاصہ (کھانا) خاصا (خصوصیت)۔

۴۔ وہ اسمائے خاص جو ہائے مخفی سے لکھے جا رہے ہیں، بدستور اسی طرح لکھے جائیں، جیسے: ٹھٹھ، دینہ، ڈسکہ، سوہاوہ، کوئٹہ، گوجرہ، مانسہرہ، مندرہ، کوہالہ، آگرہ، ڈھاکہ، افریقہ، امریکہ، مکہ (معظمہ)، مدینہ (منورہ)۔

۵۔ فارسی کے بعض الفاظ اُردو میں ”الف“ سے لکھے جا رہے ہیں، انہیں ”و“ سے لکھنا چاہیے جیسے: گلہ، مرہ۔

۶۔ عربی، ترکی اور فارسی کے بعض الفاظ کو اُردو میں ”و“ سے لکھنے کا غلط رواج ہو رہا ہے، انہیں ”الف“ سے لکھا جانا چاہیے، مثلاً: ترمغا، طلوا، سقا، شوربا، عاشورا، تورما، ملغوبا اور معما وغیرہ۔

۷۔ ان الفاظ کو ”ت“ کی بجائے ”ط“ سے لکھا جائے: طوطا، طشت، طشتری، طہانچہ، طہامسپ، غلطیاں۔

۸۔ ان الفاظ کو ”ت“ سے لکھنا بہتر ہے: تیار، تیراک۔

## تنوین

۱۔ اُردو میں عربی کے ایسے بہت سے الفاظ مستعمل ہیں جن پر دو زبر لکھے جاتے ہیں اور

آواز نون کی طرح ادا ہوتی ہے، جیسے: عموماً (عمومن) اور مثلاً (مثلن) وغیرہ۔ اردو میں ایسے الفاظ کو لکھتے ہوئے لفظ کے آخر میں ”الف“ کا اضافہ کر کے اُس پر تنوین لگاتے ہیں، مثلاً:

آنا، فنا، اتفاقات، اسماء، اصالتا، اندازاً، حقیقتاً،  
شکایتاً، ضرورتاً، عادتاً، عمداً، فطرتاً، فعلاً،  
فوراً، مثلاً، مروتاً، نسباً، نسلاً۔

۲۔ عربی کے تائے مدورہ ”ة“ پر ختم ہونے والے الفاظ جو اردو میں چھوٹی ”ہ“ سے لکھے جاتے ہیں۔ ان پر عربی قاعدے سے ہی تنوین لگائی جائے، مثلاً:  
ارادہ سے ارادۃ، دفعہ سے دفعۃ، کلیہ سے کلیۃ۔

### ذ-ز

۱۔ درج ذیل الفاظ کے املا کا ایک طریقہ نہیں، انہیں کبھی ”ذ“ اور کبھی ”ز“ سے لکھ دیا جاتا ہے۔ معیاری املا کے لیے ان الفاظ کو ”ذ“ سے لکھا جائے: باج گزار، بذلہ، پذیرائی، خدمت گزار، دل پذیر، در گذر، ذات، ذرا، ذرہ، راہ گزار، سرگذشت، شکر گزار، عرضی گزار، گزارش گزار، گذارنا، گذشتہ، گذرگا، گذرنا اور مال گزاری وغیرہ۔  
۲۔ ان الفاظ کو ”ز“ سے لکھا جائے: آزر (حضرت ابراہیم کے والد چچا)، ازدحام، زرشت، زخار، زندان اور ناگزیر وغیرہ۔

### ژ

یہ الفاظ ”ژ“ سے لکھے جائیں: ارژنگ، اژدر، اژدھا، میژن، پژمردگی، پژمردہ، ٹیلی ویژن۔

### ہائے مخلوط (ھ)

جن الفاظ میں ہائے مخلوط کی آواز ہو یعنی ”ہ“ کی آواز دوسرے حرف سے مل کر مرکب آواز دیتی ہو، جیسے: بھ، پھ، تھ، ٹھ، وغیرہ وہ الفاظ ہمیشہ ہائے دو چشمی (ھ) سے لکھے جائیں مثلاً:

۱۔ ابھی، تبھی، سبھی، کبھی، انھیں، تمھیں، جنھیں، تمھارا، تمھاری، چولہا، دولہا، دولہن، کھار، کولہو، ننھا، جھنناھٹ، پھڑ پھڑانا، پھوپھا، پھوپھی، تھرتھانا، چھن چھناھٹ، گھگھڑا، گھنگھورا اور گھونگٹ وغیرہ۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے تلفظ میں اکثر ھائے مخلوط کی تکرار ہوتی ہے، مثلاً: بھا بھی، ڈھنڈھورا لیکن تلفظ کے پیش نظر لکھنے میں صرف جزو اول ھائے مخلوط (ھ) سے لکھا جائے:

بھا بھی، بھک، بھکی، بھوکا، بھوڑ، بھول، ڈھنڈورا، ڈھونڈا، ڈھیت، گھگرو، گھنگریالے، اور گھونگٹ وغیرہ۔

### نون غنہ

الف۔ بعض الفاظ میں نون غنہ کی آواز کے مقام وخرج کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چونکہ ان الفاظ کا املا ذیل کی صورت میں رواج پا چکا ہے۔ اس لیے انھیں اسی طرح لکھا جائے:

۱۔ پاؤں، چھاؤں، داؤں، کھڑاؤں، گاؤں۔

۲۔ بھنگی، لہنگا۔

ب۔ درج ذیل الفاظ کا دونوں طرح لکھنا درست ہے:

پیترا	پیترا،	چوچلہ	چونچلہ
جھوک	جھونک،	سپولیا	سپولیا
سیلا	سینکڑا،	کیچلی	کینچلی
کیچوا	کیچوا،	موچھ	مونچھ۔

### واؤ

۱۔ قدیم املا کے رواج کے مطابق آج بھی بعض الفاظ کو کہیں کہیں پیش (ے) کے بجائے ”واؤ“ سے لکھا جاتا ہے جو درست نہیں۔ ان کو واول کے بغیر ہی یوں لکھا جائے: اُدھار،

- ۱۔ بڑھاپا، پہنچانا، پہنچے، چغا، دکان، دلار اور دلاری وغیرہ۔
- ۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ دونوں طرح یعنی ”واؤ“ کے بغیر پیش سے یا ”واؤ“ سے لکھنے درست ہیں:

پریا	پوریا	دگنا	دوگنا
دھرا	دوھرا	رمالی	رومالی
لہار	لوہار	مٹاپا	موٹاپا
نکیلا	نوکیلا		

### واؤ معدولہ (و)

- ۱۔ درج ذیل الفاظ میں اگرچہ ”واؤ“ کی آواز موجود نہیں ہے لیکن ”واؤ“ لکھی جاتی ہے۔ اس لیے انھیں اسی طور پر لکھا جائے، نیز درسی کتابوں میں وائو معدولہ کا نشان (واؤ کے نیچے چھوٹی سی لکیر مثلاً خوشی، خواجہ) ڈالنا بہتر ہوگا:
- استغوار، افسانہ خوان، تنخواہ، خداخواستہ، خواب، خواجہ، خوار، خواہ، خواہش، خود، خودی، خورد، خورشید، خوش، خوشامد، خوش آمدید، خوش نما، خوشنود، خویش اور درخواست وغیرہ۔
- ۲۔ ان الفاظ کا ”واؤ“ معدولہ کے ساتھ لکھنا درست نہیں، یہ بغیر ”واؤ“ کے لکھے جائیں:
- برخاست، خُرد (بردار خُرد، خُرد و کلاں)، خُردہ (خُردہ فروش، خُردہ گیر)۔

### ہمزہ اور الف

- ۱۔ عربی کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں ہمزہ لکھا جاتا ہے لیکن اُردو نے انھیں بغیر ہمزہ کے اپنا لیا ہے۔ انھیں ہمزہ کے بغیر ہی لکھا جائے، مثلاً: ابتدا، ادبا، استثناء، اشتہا، املا، انتہا، انشاء، اولیا، بہاء، ثناء، جزاء، حکماء، ضیاء، طلباء، علماء، فقراء اور منشاء وغیرہ۔
- ۲۔ شق نمبر ۱ میں درج الفاظ اگر کسی ترکیب کا حصہ ہوں تو اس صورت میں ان میں ہمزہ کا لکھنا ضروری ہے جیسے: ان شاء اللہ، بہاء الحق، بہاء الدین، بہاء اللہ، ثناء الحق، ذکاء اللہ، ضیاء الحق، ضیاء الدین، علاء الدین اور منشاء الحق وغیرہ۔



۳۔ شق ۱ کے ایسے الفاظ جن پر تونین لگ سکتی ہے، تونین لگاتے ہوئے ان میں ہمزہ برقرار رہے گا، مثلاً: ابتداء، بناء، جزاء۔

۴۔ عربی کے ایسے الفاظ جن کے درمیان الف کے اوپر ہمزہ لکھا جاتا ہے اُردو میں بھی انہیں اسی طرح لکھا جائے، مثلاً: تاثر، تأسف، تأمل، توأم، جرأت، قرأت۔

### ہمزہ اور واو

۱۔ ان عربی الفاظ کو اُردو میں بھی عربی الما کے مطابق لکھا جائے: مؤثر، مؤخر، مؤدت، مؤذن، مؤرخ، مؤسس، مؤکل، مؤلف اور مؤنث وغیرہ۔

۲۔ اُردو کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں واو لکھی جاتی ہے اور ہمزہ کے بغیر اُن کی آواز مکمل نہیں ہوتی اُن میں ہمزہ لکھا جائے، مثلاً: الاؤ، الجھاؤ، بلاؤ، بچاؤ، بناؤ، بہاؤ، بھاؤ، پاؤ (وزن)، پلاؤ، پھاؤ، پھراؤ، تاؤ، جھکاؤ، چاؤ، چناؤ، چھڑکاؤ، داؤ، دباؤ، راؤ، کھاؤ، گھٹاؤ، گھماؤ، لگاؤ اور مناؤ وغیرہ۔

۳۔ ایسے مصادر جن کا صیغہ امر ”الف“ پر ختم ہو، اُن کے تمام صیغوں میں ”ہمزہ“ کا استعمال ہوگا اور جہاں امر ”الف“ کی بجائے کسی اور حرف پر ختم ہو، ”حرف واو“ کا استعمال ہوگا، جیسے: کھانا سے کھا، کھاؤ اور کرنا سے کر، کرو، آؤ، اٹھاؤ، اڑاؤ، بتاؤ، بچاؤ، بچھاؤ، بہاؤ، باؤ (پانا سے)، پڑھاؤ، جاؤ، جلاؤ، سناؤ، گاؤ، گھٹاؤ، گھماؤ، لاؤ اور منگاؤ وغیرہ۔

۴۔ جمع کی صورت میں آنے والے مندرجہ ذیل الفاظ ”ہمزہ“ اور ”واو“ کے ساتھ لکھے جائیں گے:

بہو	بہوؤں	بچھو	بچھوؤں
سادھو	سادھوؤں	ہندو	ہندوؤں

۵۔ ایسے مصادر جن کا امر ”الف“ یا ”واو“ پر ختم ہو، مثلاً: آنا جانا، دھونا وغیرہ۔ ان کے تمام متعلقہ صیغوں میں ”ہمزہ“ استعمال کیا جائے، مثلاً:

الف۔ آئے، جائے، دھوئے، سنائے۔

ب۔ گئے، نئے۔

ج۔ آئے، اٹھائے، بتائے، پکائے، جائے، چلائے، سنائے، سوئے، فرمائے، کھائے، کھوئے، گھمائے، لائے، ملائے اور منگوائے وغیرہ۔

د۔ آئیو، پائیو، جائیو اور کھائیو وغیرہ۔

### ”ہمزہ“ اور ”ی“

ایسے مصادر جن کا صیغہ امر ”الف“ یا ”واو“ پر ختم نہ ہو، مثلاً: اٹھنا، بولنا، جینا، چاہنا۔ ان کے کسی بھی صیغے میں ”ہمزہ“ استعمال نہیں ہوگا، انہیں ”ہمزہ“ کے بغیر ”ی“ سے لکھا جائے، مثلاً: جیسے، دیے، کیے، لیے، چاہیے، اٹھیے، بولیے، بیٹھیے، پیے، تو لیے، دیجیے، کھجیے، کھولیے، لیجیے، ملیے اور مریے وغیرہ۔

### ”ہمزہ“ اور ”یے“

وہ الفاظ جن میں ”یے“ کے ساتھ ہمزہ کی واضح آواز موجود ہو، انہیں ہمزہ اور ”یے“ کے ساتھ لکھا جائے، جیسے:

الف۔ چائے، رائے، سائے، سرائے اور گائے وغیرہ۔

ب۔ آئے، اترائے، اٹھوائے، اگائے، بتائے، بجائے، بچائے، بٹھائے، پڑھائے، بھگائے، بھگوئے، بھلائے، بنائے، پائے، پھرائے، پکائے، پھنڈائے، پھنسائے، پہنائے، پھیلانے، جٹائے، جگائے، جمائے، چبائے، چرائے، چڑھائے، چلائے، چھڑائے، دھلائے، رلائے، ستائے، سجاے، سنائے، سلانے، کمائے، کھلائے، کھدائے، کھلائے، گنائے، گنوائے، گہنائے، گھبرائے، گھٹائے، لائے، لیٹھائے، لٹکائے، مٹائے، ملائے، منائے، منگائے، منگوائے، نبھائے، نہائے، ہرائے، ہلائے اور ہنسائے وغیرہ۔

### ”ہمزہ“ اور ”ی“ (آزمائش)

۱۔ عربی اور فارسی کے بعض الفاظ میں اصلاً ”ی“ استعمال ہوتی ہے لیکن اردو میں ان کے تلفظ میں ہمزہ کی آواز واضح طور پر نکلتی ہے۔ اس لیے انہیں ”ی“ کی بجائے

ہمزہ ہی سے لکھا جائے، مثلاً: آزمائش، آسائش، افزائش، پیمائش، ستائش، فرمائش، گنجائش، نمائش، آئندہ، پائندہ، نمائندہ، پائندگی، نمائندگی، سائل، قائل، مائل، شائق، فائق، لائق، ذائقہ، معائنہ اور مضائقہ وغیرہ۔

۲۔ عربی کے ایسے الفاظ جن میں ”یے“ ایک ساتھ آتی ہیں، اردو میں انہیں لکھتے ہوئے پہلی ”یے“ کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ انہیں ہمزہ سے لکھنا جائز ہے، مثلاً:

تخیل \_\_\_\_\_ تخیل تزیین \_\_\_\_\_ تزیین  
تعمین \_\_\_\_\_ تعین تمیز \_\_\_\_\_ تمیز

۳۔ ان تراکیب اضافی میں ”یائے“ کا استعمال نہیں ہوگا بلکہ ہمزہ کے نیچے زیر کا استعمال ہوگا، جیسے: سوء ادب اور سوء ظن وغیرہ۔

۴۔ اس نوعیت کے غیر عربی و فارسی الفاظ بھی ہمزہ سے لکھے جائیں: ارائیں، اناؤنسر، بائیل، پائل، پاؤڈر، پائلٹ، پرائیویٹ، ٹائپ، ٹائٹل، ٹائلٹ، ٹائمر، ڈائنا، مائیت، ڈیزائن، رامائن، سائنس، فائل، فینائل، کمپاؤنڈر، گائیک، گھائل، میسر، نارائن، ٹائٹ اور ٹائگہ وغیرہ۔

۵۔ ان الفاظ میں ہمزہ اور ”یے“ کی بجائے صرف ہمزہ لکھا جائے، مثلاً: بے مائگی، پانجامہ، پائدار، باکمال، چاندرا اور ہمسائگی وغیرہ۔

### ہمزہ اور اضافت

۱۔ اگر مضاف کے آخر میں ہائے مختلف ہو، تو اضافت کے لیے ہمزہ کا استعمال کیا جائے، جیسے: تشنہ کربا، پیانہ صبر، جذبہ دل، جلوة حجاز، خانہ خدا، دیوانہ دنیا، فسانہ دل، نالہ شب، نذرانہ عقیدت، نشہ دولت اور نغمہ فردوس وغیرہ۔

۲۔ جو لفظ ”الف“ یا ”واو“ پر ختم ہوتا ہے، اس کے بعد اضافت کے لیے ہمزہ اور ”یے“ (دیئے) لکھی جائے، جیسے: اردوئے معلیٰ، بوئے گل، دُعائے نیم شبی، دُنیائے فانی، صدائے دل، کوئے یار، گفتگوئے خاص اور نوائے ادب وغیرہ۔

۳۔ ”یے“ ”ی“ اور واو پر ختم ہونے والے بعض الفاظ کی اضافت ہمزہ کے بغیر بہتر

ہے، مثلاً: پیروی میر، سعی الاحاصل، شناساے دیرینہ، گاہ زمین، نفی خودی، نفی غیر، وادی سندھ اور وحی آسمانی وغیرہ۔

۲۔ مرکب اضافی کی ان صورتوں میں ہمزہ استعمال ہو گا: پنے نظر کرم، در پنے آزار، مئے باقی۔

## فصل وصل

۱۔ مرکب الفاظ، جہاں تک ممکن ہو، ملا کر نہ لکھے جائیں، جیسے: آب پارہ، آتش کدہ، آج کل، اُن پڑھ، اُن گھر، بُت خانہ، پیش تر، بے جان، پھل کاری، توپ خانہ، جے پور، خوب تر، خوب سیرت، خوب صورت، دانش کدہ، دل لگی، دل نوز، ستم گر، شاہ جہاں آباد، غم کدہ، کم تر، کم ترین، گل بدن، گل دستہ، گل ریز، گل کاری، گل کدہ، ہم عصر اور ہم نام وغیرہ۔

۲۔ ان الفاظ کو جوڑ کر لکھنا بہتر ہے: انجان، باغبان، آبائی، بحدادب، بخدا، بخوبی، بدولت، بذات خود، براہ راست، بشرطیکہ، بعینہ، بغیر، بہتر، بہر حال، بہم، بیدل، بخود، پاسان، تاجور، تاوقتیکہ، جاں بلب، جانور، جبکہ، جستجو، چنانچہ، چونکہ، حالانکہ، خاسار، خوشتر، خوشبو، زمیندار، سخنور، سوگوار، شاخسانہ، شاہراہ، شرمسار، شہباز، صاحبِ دل، غرضیکہ، نمکسار، نمکین، فیکار، کمزور، کیونکہ، گفتگو، گمراہ، گناہگار، مشکبو اور ناہبان وغیرہ۔

۳۔ انگریزی اور دوسری یورپی زبان کے الفاظ کو جہاں تک ہو سکے، چھوٹے ٹکڑوں میں لکھنا چاہیے، تاکہ پڑھنے میں سہولت ہو، جیسے: ان فارل (INFORMAL)، انسٹی ٹیوٹ (INSTITUTE)، پارلی منٹ (PARLIAMENT)، ٹیلی فون (TELEPHONE)، ٹیلی وژن (TELEVISION)، ٹیلی گرام (TELEGRAM)، فونو گرام (PHONOGRAM)، کیفے ٹیریا (CAFETERIA)۔

۴۔ ان الفاظ کو جوڑ کر لکھنا مناسب ہے: اسٹیشن (STATION)، انسپکٹر (INSPECTOR)، انسٹرکٹر (INSTRUCTOR)، ڈاکٹر (DOCTOR)، ریڈیو (RADIO)، ریلوے (RAILWAY)۔

## امالہ

- ۱۔ ایسے الفاظ جو ”ہ“ یا ”الف“ پر ختم ہوتے ہوں یا ایسے الفاظ جن کے آخر میں ”ذ“ ہے لیکن وہ ”الف“ کی آواز دیتے ہوں اور ان کی جمع بڑی (یے) سے بن سکتی ہو، ایسے الفاظ کے بعد حروف معیرہ (کو، سے، میں، پر، نے، کے، کا، کی، تک وغیرہ) کے آنے کی صورت میں ان کا ”الف“ یا ”ذ“ بڑی ”یے“ میں بدل جائے گا۔ مثلاً:  
 آگرہ \_\_ آگرے کا تاج محل، اڈہ \_\_ اڈے پر،  
 افسانہ \_\_ افسانے کا عنوان، دیوانہ \_\_ دیوانے کی بیو،  
 لڑکا \_\_ لڑکے نے، معاملہ \_\_ اس معاملے میں،  
 مسئلہ \_\_ اس مسئلے کو، مرغا \_\_ مرغے کی ٹانگ،  
 مکہ مدینہ \_\_ مکے سے مدینے تک۔
- ۲۔ تاہم عربی فارسی کے الفاظ جو ”الف“ پر ختم ہوتے ہیں امالہ قبول نہیں کرتے (البتہ مقامات اور شہروں کے ساتھ امالہ استعمال ہو گا)، جیسے: املا، انشاء، دنیا، صحرا، مکے، مدینہ، کعبہ، چارسدے اور کوئٹہ وغیرہ۔
- ۳۔ بعض ایسے مرکبات جن کے پہلے لفظ کی جمع بن سکتی ہے، وہ بھی امالے کے ساتھ لکھے جائیں گے، چاہے کوئی حرف معیرہ ان کے بعد آئے یا نہ آئے، جیسے: پہرے دار، تانگے والا، ذمے دار، رکشے والا، شے باز، مزے دار اور مقدمے باز وغیرہ۔
- ۴۔ بعض ایسے الفاظ جو الف نون غنہ (ان) پر ختم ہوتے ہیں اور ان کی جمع ”ی“ نون غنہ (یس) سے بنتی ہے، وہ بھی امالہ قبول کریں گے، جیسے: دھویں سے اور کنویں سے۔
- ۵۔ عربی کے ایسے الفاظ جو ”ع“ یا ”ع د“ پر ختم ہوتے ہیں اور ان کی آخری آواز ”الف“ کی نکلتی ہے، وہ بھی امالہ قبول کریں گے، جیسے: برقعے میں، جمعے کو، (اس) قطعے میں، قلعے کے اندر، مصرعے، مرتعے، مقطوعے اور موقعے وغیرہ۔

## اعراب

اردو میں اعراب کی تفصیل حسب ذیل ہے:

زبر جیسے بن، کل جیسے بن، کل (کل کل)  
 پیش جیسے بن، کل جیسے ام، آج  
 جزم یا سکون جیسے دوست، گوشت تشدید جیسے تمنا، مؤثر  
 ☆ درسی کتب میں اعراب ضرور لکھے جائیں لفظ کے پہلے حرف پر زبر ہو تو وہ عام طور پر لکھا نہیں جاتا۔

## علامات

مندرجہ ذیل علامات کو بھی موقع اور محل کے مطابق عبارت میں استعمال کیا جائے:

= ایضاً - تخلص کی علامت

الح پورا شعر یا عبارت لکھنے کی بجائے اس کے چند ابتدائی کلمات لکھ دیے جاتے ہیں اور ان کے بعد الح لکھ دیا جاتا ہے اس سے مراد ”الی آخرہ“ یعنی اس کے آخر تک ہے۔  
 ” رحمۃ اللہ علیہ/ صیبا وغیرہ کے لیے  
 ” رضی اللہ تعالیٰ عنہ/ منہا عنہم عنہما کے لیے۔ علامت استعمال نہ کی جائے۔  
 م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پورا لکھا جائے۔

ع مصرعے کی علامت

نمبر عدد یا نمبر شمار کے لیے جیسے نمبر ۱۲

کذا کسی عبارت کو نقل کرتے وقت یہ لفظ لکھتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اصل عبارت اسی طرح ہے خواہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو۔

/ تاریخ کو ظاہر کرنے کے لیے یہ علامت استعمال ہوتی ہے اور عدد کے بعد لکھی جاتی ہے۔ مثلاً ۱۲/ اپریل، ۱۵/ اکتوبر

## أعداد

۱۔ اعداد کو لفظوں میں لکھتے ہوئے یوں لکھا جائے:

ایک		
دو	دونوں	دوسرے
تین	تینوں	تیسرے
چار	چاروں	چوتھے
پانچ	پانچوں	پانچویں
چھ، چھ	چھوں	چھٹے
سات	ساتوں	ساتویں
آٹھ	آٹھوں	آٹھویں
نو	نووں	نویں
دس	دسوں	دسویں

۲

الف۔ گیارہ سے اٹھارہ تک کے الفاظ ہائے ملفوظ سے لکھے جائیں: گیارہ، بارہ، تیرہ، وغیرہ۔

ب۔ گیارہ سے اٹھارہ تک اعداد ترتیبی اور عصری میں ہائے ملفوظ ہائے مخلوط سے بدل جاتی ہے: گیارہواں، بارہواں، تیرہواں وغیرہ۔

۳۔ اکتالیس سے اڑتالیس تک کی گنتی میں ام کے بعد ”ی“ کا استعمال ضروری ہے جیسے: اکتالیس، بیالیس، تینتالیس، چوالیس وغیرہ۔

۴۔ یہ الفاظ نون غنہ کے ساتھ لکھے جائیں: تینتیس، چونتیس، پینتیس، سینتالیس (۲)۔